پوسٹ میٹرک اسکالر شپ برائے اقلیتی طلباء

حکومت مہاراشٹر کے محکمہ تعلیم کا اقلیت کے ساتھ مذاق کہئے یا مودی رویہ؟

نثاراحمد تمبولی،

صدر

مائناریٹی ویلفئر آرگنائزیشن، دھولیہ

موبائل نمبر9372822580

مرکزی وزارتِ برائے اقلیتی اموراور حکومت مہاراشٹر کو اگر، فائنانس ڈپارٹمینٹ سونپ دیا جائے تو یقیناً ہمارا ملک آناً فاناً سونے کی چڑیا بن سکتا ہے۔ یہ بات کوئی مذاق یا تعنہ نہیں بلکہ پوسٹ میٹرک اسکالرشپ برائے اقلیت کی پالیسی کے طریقہ کار یا لائحہ عمل کا باریک بینی سے جائزہ لینے کے بعد سامنے آئی ہے۔ متذکرہ بیان کی اہمیت یقیناً اظہر من الشّمس کی طرح ہے۔ ایک اندازہ کے مطابق ملک کی تازہ ترین آبادی کم وبیش ۱۳۰ کروڑ تک پہنچ چکی ہے۔ جس میں سے مسلم، سیکھ، عیسائی، بدھ اور پارسی جن کا اقلیت میں شمار ہوتا ہے، انکی آبادی ۲۶ کروڑ تک جاتی ہے۔ اقلیت کی تعلیمی شرح ۲۰ فیصد بھی اگر تسلیم کی جاتی ہے تو بڑی کانٹ چھانٹ کے بعد بھی ملک کے تقریباً ایک کروڑ پندرہ لاکھ طلباء کا پوسٹ میٹرک اسکالرشپ کے فارم بھرنا متوقع ہے۔ متذکرہ اسکیم کے کی شرط نمبر (۵)۱۱ کے تحت اسٹیمپ پیپر کا ذکر ہے اور حکومت کی طرف سے انٹرنیٹ پر جاری شدہ عریضہ نمونہ صفحہ نمبر ۱۲ پر ۱۰۰ روپیہ کے اسٹیمپ پیپر کا ذکر بھی ہے لیکن منسلک اسکول یا کالج کے ذمہ داران سو روپیہ کے اسٹیمپ پیپر پر ہی انکم سٹرٹیفکیٹ تقاضہ کر رہی ہے اور ساتھ ہی ۲۰ روپیہ کے اسٹیمپ پیپر پر ہر طالب علم کو اقلیت طبقہ سے تعلق ہونے کا Declaration تیار کروایا جارہا ہے۔ ۱۲۰ روپیہ کے اسٹیمپ پیپر کی خرید وفروخت کے عوض میں حکومت کی تجوری میں ایک سو اڑتیس کروڑ روپیہ آسانی سے جمع ہونا ہے۔ دوسری شرط کے مطابق ہر امیدوار کو بینک میں اپنا ذاتی اکاؤنٹ کھولنا ضروری قرار دیا گیا ہے۔ لہذا ملک کے بینک میں فی طالب علم ہزار روپیہ کے حساب سے گیارہ عرب پچاس کروڑ روپیہ بھی مختلف بینک میں ۲۹، فروری سے پہلے ڈپازٹ جمع ہونا ہی ہے۔ جہاں تک حکومت کے طرف سے اس اسکم کے تحت بطور وظائف خرچ ہونے والی رقم کا ذکر ہے وہ اگر اوسطاً ۵ ہزار روپیہ فی طالب علم بھی فرض کی جاتی ہے تو جیسے کہ حکومت کا ٹارگیٹ ۵۷ ہزار روپیہ کا ہے اس لحاظ سے حکومت کو ۲۷ کروڑ ۵۰ لاکھ اور ایڈمنسٹریشن خرچ ملا کر چالس کروڑ کا ہی بوجھ سرکاری خزنہ پر پڑھنا ہے۔ جبکہ اسٹیمپ پیپر کے ذریعہ ہی ۱۳۸ کروڑ روپیہ سرکاری تجوری میں جمع ہونا متوقع ہے۔ لہذا حکومت کو مالی سال ۲۰۰۷۔۲۰۰۸ میں سو کروڑ روپیہ اقلیت سے وصول کیا جانا ہے اور ملک کی بینک میں ۱۱۵۰، کروڑ روپیہ ڈپازٹ کی شکل میں جمع ہونا وہ الگ بات ہے۔ ۱۲۰ روپیہ کے اسٹیمپ کے لئے وینڈر کے اخراجات ملا کر (جسمیں ہوسکتا ہے کسی کا کمیشن بھی ہو) ۲۵۰ روپیہ تک فی طالب علم کو خرچ آرہا ہے۔ اسے کہتے ہیں ''ہینگ لگے نہ پھٹکری رنگِ چھوکھا'' یا ''آم کے آم گٹلیوں کے دام''۔ متذکرہ اعداد وشمار میں کمی وبیشی ہوسکتی ہے لیکن یہ آنے والا وقت ثابت کرنے والا ہیکہ مرکزی اور ریاستی حکومت کی مہربانی سے کروڑہا روپیہ کی آمدنی کے باوجود بھی حکومت کو اقلیت پر مہربانی کا تمغہ ملنا ہی ملنا ہے۔ پروین شاکر نے سچ ہی کہا ہے۔

اپنے قاتل کی ذہانت سے پریشاں ہوں　　　روز ایک موت نئے طرز کی ایجاد کریں

حکومت مہاراشٹر کے روینیو اور فارسٹ ڈپارٹمینٹ کے مورخہ ۱، اپریل ۲۰۰۴ء کے آرڈیننس کے تحت سیکشن (الف) ۹ کے تحت حکومت نے ذات داخلہ، انکم سرٹیفیکیٹ، رہائشی سرٹفیکیٹ اور نیشنلٹی سرٹفیکیٹ حاصل کرنے کے لئے اسٹیمپ ڈیوٹی معاف کی ہے۔ جس آرڈیننس کے تحت The Jenral Inspector of Ragistration and Stamp Control, Maharashtra State, Pune کے حکمنامہ نمبر 50/160/-/1635/ka/5 Dt.7/7/2004 کے تحت تمام ضلع کلیکٹر کو سرکیولر جاری کیا گیا ہے۔ اس ضمن میں ۱۹۹۶ کے سرکاری حکمنامہ کو بھی نظر انداز نہیں کرنا چاہئے۔ حکومت مہاراشٹر کے متذکرہ حکمنامہ آج بھی عمل میں ہے اس کے باوجود بھی حکومت مہاراشٹر، طلباء سے اسٹیمپ ڈیوٹی وصول کر رہی ہے۔ منسلک اسکول اور کالج کے پرنسپل صاحبان کو جی۔آر۔ کا حوالہ اور جی۔آر۔ کی کاپی دینے کے بعد کچھ حضرات کہیں کہیں طلباء کو اسٹیمپ پیپر کی سختی سے نجات دینے کا معاملہ فرمارہے ہیں۔ لیکن کچھ کڑوا تجربہ ایسا بھی آرہا ہیکہ ہماری قوم کے چند یزید ہمارے طلباء کو پوسٹ میٹرک اسکالرشپ عریضہ کے ساتھ اسٹیمپ پیپر کی سختی کر رہے ہیں۔ انکی سختی کے پیچھے مخصوص وینڈر صاحبان کی نظر عنایت کا شبہ ہونا برحق ہے۔

خاص بات تو یہ ہیکہ اگر آپ مرکزی وزارت برائے اقلیتی امور کی ویب سائٹ http://minorityaffairs.gov.in کے صفحہ نمبر ۱۲ پر نظر ڈالتے ہیں تو اسٹیمپ پیپر کا کہیں بھی ذکر نہیں ہے۔ لیکن مہاراشٹر گورنمینٹ کی ویب سائٹ http://www.dirhe.org.in سے وہی صفحہ نمبر ۱۲، اگر لیتے ہیں تو اس میں ہاتھ سے صاف طور سے لکھا ہوا ہیکہ سو روپیہ کا اسٹیمپ پیپر استعمال کیا جائے۔ حکومت مہاراشٹر کا اس قسم کا ہمارا استحصال کھلے عام چل رہا ہے اور ہم انہیں پھر بھی سیکولر حکومت کہتے ہیں۔